سورة النحل

آيات ٧٥ - ٨٣

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ
جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ
لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ
بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ ع
وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى
حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ
الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

سُوْرَةُ النَحَل

مكية

آيات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١﴾

سورت کا مرکزی مضمون: توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہرگز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی - (عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت) - ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت۔ (خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرتِ ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128): مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبۡدًا مَّمۡلُوۡكًا لَّا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّمَنۡ رَّزَقۡنٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنۡفِقُ مِنۡهُ سِرًّا وَّجَهۡرًا ؕ هَلۡ يَسۡتَوٗنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبۡدًا - اللہ نے مثال بیان کی ایک بندے کی

مَّمۡلُوۡكًا لَّا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ - جو غلام ہے اور نہیں اختیار رکھتا ذرا بھی

مَمۡلُوک : وہ جو کسی کی ملکیت میں ہو (غلام)

وَّمَنۡ رَّزَقۡنٰهُ - اور (دوسرا وہ) جس کو عطا کیا ہم نے

مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا - اپنی طرف سے بہترین رزق

فَهُوَ يُنۡفِقُ مِنۡهُ - تو وہ خرچ کرتا ہوا اس میں سے

سِرًّا وَّجَهۡرًا - چھپے اور کھلے

سِری اور جَہۡری : چھپا اور کھلا

هَلۡ يَسۡتَوٗنَ - کیا برابر ہو سکتے ہیں؟ (یہ دونوں)

(س و ي) اِسۡتَوٰى يَسۡتَوِىۡ ، اِسۡتِوَآءٌ : برابر ہونا (VIII)

اردو میں : استواء، مساوی، مساوات

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ - سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ - لیکن ان میں سے اکثر (یہ بات) نہیں جانتے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيۡنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ لَا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوۡلٰٮهُ ۙ اَيۡنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاۡتِ بِخَيۡرٍؕ هَلۡ يَسۡتَوِىۡ هُوَ ۙ وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (٧٦)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيۡنِ - اور بیان کی اللہ نے ایک مثال دو آدمیوں کی

رَجُلٌ : ایک آدمی ، رَجُلَين: دو آدمی

اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ - ایک ان میں سے گونگا ہے

اَبۡكَم : پیدائشی گونگا

اَخۡرَس : عام گونگا

لَا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ - نہیں قدرت رکھتا وہ کچھ کرنے کی

وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوۡلٰٮهُ - اور وہ بوجھ ہے اپنے مالک پر

كَلَّ يَكِلُّ ، كَلَالَةً وَ كُلُولاً : کمزور ہونا، کند ہونا

كَلٌّ: بوجھ، بیکار

مَوْلٰى آقا، مالک

اَيۡنَمَا يُوَجِّهْهُّ - جہاں کہیں وہ بھیجتا ہے اس کو

اَيْنَ : کہاں

اَيْنَمَا : جہاں کہیں(Space Adverb)

وَجَّهَ يُوَجِّهُ ، تَوْجِيْهًا
کسی کو کسی چیز کیلیئے بھیجنا (II)

اردو میں : وجہ، وجوہ، توجہ
وجوہات، توجیہہ، جہت، عجاہت

لَا يَاۡتِ بِخَيۡرٍ - نہیں لاتا وہ کوئی بھلائی

اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ :آنا، لے آنا

هَلۡ يَسۡتَوِىۡ هُوَ - کیا برابر ہو سکتا ہے؟

وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ - یہ اور وہ شخص جو حکم دیتا ہو انصاف کا

وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ - اور قائم ہو سیدھے راستے پر؟

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ
يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٦

اللہ ایک مثال دیتا ہے ایک تو ہے غلام، جو دوسرے کا مملوک ہے اور خود کوئی اختیار نہیں رکھتا دوسرا شخص ایسا ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا کیا ہے اور وہ اس میں سے کھلے اور چھپے خوب خرچ کرتا ہے بتاؤ، کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ الحمد للہ، مگر اکثر لوگ (اس سیدھی بات کو) نہیں جانتے . اللہ ایک اور مثال دیتا ہے دو آدمی ہیں ایک گونگا بہرا ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا، اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے، جدھر بھی وہ اسے بھیجے کوئی بھلا کام اُس سے بن نہ آئے دوسرا شخص ایسا ہے کہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود راہ راست پر قائم ہے بتاؤ کیا یہ دونوں یکساں ہیں؟

Allah sets forth a parable: There is one who is a slave and is owned by another and has no power over anything; and there is one whom We have granted good provision Ourselves, of which he spends both secretly and openly. Can they be equal? All praise be to Allah. But most of them do not even know (this simple fact). Allah sets forth another parable: There are two men, one of whom is dumb and has no power over anything; he is a burden to his master, and wheresoever his master directs him, he fails to bring forth any good. Can such a person be the equal69 of one who enjoins justice and himself follows the Right Way?

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝75 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ
عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝76

اللہ کی بیان کردہ تمثیل (اللہ اور بناوٹی معبودوں کا فرق - اختیار اور بے اختیاری کے اعتبار سے)

- گزشتہ آیات میں ایمان و کفر اور مومنین و مشرکین کے بارے میں گفتگو تھی۔ اب یہاں ان آیات میں دو زندہ اور روشن مثالوں کے ذریعے ان کی حالت کو واضح کیا گیا ہے
- **پہلی تمثیل**: شرک اور مشرکین کو اس غلام مملوک سے تشبیہ دی گئ ہے جس کے بس میں کچھ نہیں ہوتا، جب کی ایمان اور مومنین کو غنی و بے نیاز انسان سے تشبیہ دی گئ ہے کہ جو اپنے وسائل سے سب کو فائدہ پہنچاتا ہے
- کیا یہ دونوں یکساں ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ نہیں، تو پھر تم خدا اور اس کے مملوکوں کو کس طرح یکساں کر دیتے ہو؟
- اس کے بعد فرمایا، الحمد للہ ! کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس مثال نے توحید اور شرک کو واضح کر دیا، خالق اور مخلوق کی حقیقت کھول دی اور جاننے والوں کے لیے علم کا یہ شعبہ آسان کر دیا، لیکن کیا کیا جائے کہ اتنی سامنے کی بات کتنے لوگوں کی نگاہوں سے آج تک مخفی ہے۔
- **دوسری تمثیل**: دو اشخاص کی مثال، ان میں سے ایک مادر زاد گونگا ہے کسی چیز پر کوئی قدرت نہیں رکھتا، وہ اپنے آقا پر ایک بوجھ ہے، وہ جہاں کہیں بھی اس کو بھیجتا ہے کوئی کام وہ صحیح کرکے نہیں لاتا، کیا ایسا شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے کہ جو فصیح و گویا زبان رکھتا ہے اور ہمیشہ عدل و انصاف کی دعوت دیتا ہے اور صاف راستے اور سیدھی راہ پر قائم رہتا ہے؟
- اگر نہیں تو پھر تم خدا اور اس کی عاجز و بے بس مخلوقات کو یکساں کیسے کیے دیتے ہو؟

وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝۷۷ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۙ

وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ - اور اللہ کے لیے ہی ہے زمین اور آسمانوں کا غیب

وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ - اور نہیں ہے قیامت کا معاملہ

اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ - مگر آنکھ جھپکنے کی طرح

لَمْح : پلک جھپکنا

لمِحَ یَلمَحُ ، لَمْحًا : نظر کا اٹھنا، بجلی کا چمکنا

اردو میں : لمحہ (تھوڑا سا وقت)، تلمیح (اشارہ/حوالہ)

اَوْ هُوَ اَقْرَبُ - بلکہ وہ اس سے بھی قریب تر ہے

اَقْرَب : زیادہ قریب

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ - اور اللہ ہی نے نکالا تم لوگوں کو

وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٧٩

مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ - تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

اُمَّھٰت ، اُمٌّ کی جمع (مائیں)

بُطُوْن ، بَطْن کی جمع (پیٹ)

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا - (اس حال میں کہ) نہ جانتے تھے تم کچھ

وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ - اور اس نے بنائے تمہارے لیے سماعت

سَمْعَ: کان- سماعت

وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ - اور بصارتیں اور دل

اَبْصَار ، بصَر کی جمع (آنکھیں)

اَفْئِدَۃ ، فُؤَادٌ کی جمع (دل)

فُؤَادٌ (دل) : انسان کے جذبات،ان کی شدت اور تاثیر کا مرکز

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ - تاکہ تم شکر گزار بنو

لَعَلَّ : (حرفِ مشبہ بالفعل- فعل کی مانند حرف مگر فعل نہیں)
لَعَلَّ، امید، توقع، یا احتمال کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ - کیا نہیں دیکھا انھوں نے پرندوں کو

رَاٰی یَرٰی ، رُؤْیَۃٌ :دیکھنا

مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ - جو مسخر ہیں آسمانی فضا میں

مُسَخَّرٰت: مسخّر(اس میں ت تانیث کا ہے)

جَوّ : فضا، خلا (زمین اور آسمان کے درمیان فضا) کھلی جگہ، ہر چیز کا پیٹ، اندرونی حصہ

وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

مَا یُمْسِكُهُنَّ - نہیں تھامتا ان کو (کوئی)

اَمْسَكَ یُمْسِكُ ، اِمْسَاكٌ: روکنا (۱۷)

اِلَّا اللّٰهُ - مگر اللہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ - بیشک اس میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں

زمین سے اوپر (فضا میں) پرندوں کی پرواز اور آمد و رفت کو " مسخرات " (تسخیر شدہ) کہا گیا ہے یعنی اللہ نے ان کے بال و پر اور عضلات کو یہ قوت دی ہے اور ہوا میں ایک خاصیت پیدا کی ہے کہ جو ان کے لیے اسے ممکن بناتی ہے کہ کشش ثقل کے باوجود وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں۔ یہ شکل و صورت اور ان خواص کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس گہرے حساب شدہ نظام کو کس نے مقرر کیا ہے؟
کیا اندھی گونگی طبیعت نے یا اس ذات نے کہ جو اجسام کے تمام طبیعاتی خواص سے آگاہ ہے اور جس کا لامتناہی علم ان سب پر محیط ہے؟

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ
اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

اور زمین و آسمان کے پوشیدہ حقائق کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا مگر بس اتنی کہ جس میں آدمی کی پلک جھپک جائے، بلکہ اس سے بھی کچھ کم حقیقت یہ ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے. اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اُس نے تمہیں کان دیے، آنکھیں دیں، اور سوچنے والے دل دیے، اس لیے کہ تم شکر گزار بنو . کیا اِن لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمانی میں کسی طرح مسخر ہیں؟ اللہ کے سوا کس نے اِن کو تھام رکھا ہے؟ اِس میں بہت نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں

Allah has full knowledge of the truths beyond the reach of perception both in the heavens and the earth; and the coming of the Hour will take no more than the twinkling of an eye; it may take even less.

Indeed Allah has power over everything. Allah has brought you forth from your mothers' wombs when you knew nothing, and then gave you hearing, and sight and thinking hearts so that you may give thanks. Have they never noticed the birds how they are held under control in the middle of the sky, where none holds them (from falling) except Allah? Surely there are signs in this for those who believe.

محمد اقبال

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨

توحید کا اثبات (خدا شناسی کے لیے گوناگوں نعمتوں کا ذکر)

- انسان جب پیدا ہوتا ہے تو عقل و علم اور قوت وصلاحیت سے بالکل عاری ہوتا ہے تمام جانداروں میں انسان کا بچہ سب سے زیادہ بے بس اور بے خبر پیدا ہوتا ہے۔ بے بس اتنا کہ وہ اپنی گردن پر اپنے سر کو بھی نہیں سنبھال سکتا اور بے خبر بھی اتنا کہ ایک عرصے تک اپنی ماں کو بھی نہیں پہچان سکتا۔
- پھر اللہ تعالیٰ اس کو شناخت کے اہم ترین ذرائع سماعت، بصارت، اور قلب (مرکزِ ادراک) عطا فرماتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کو پہچان اور سمجھ سکے اور ان نعمتوں کے عطا کرنے والی ہستی کو پہچان سکے اور اس کا شکر ادا کرے۔ پھر بڑا ہو کر وہ حیرت انگیز قوتوں کا مالک بن جاتا ہے
- ان نعمتوں کی اس سے بڑھ کر ناشکری اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کانوں سے آدمی سب کچھ سنے مگر ایک خدا ہی کی بات نہ سنے، ان آنکھوں سے سب کچھ دیکھے مگر ایک خدا ہی کی آیات نہ دیکھے اور اس دماغ سے سب کچھ سوچے مگر ایک یہی بات نہ سوچے کہ میرا وہ محسن کون ہے جس نے یہ انعامات مجھے دیے ہیں۔
- اگر انسان اللہ کی دی ہوئی ان نعمتوں اور قوتوں کو صحیح طور پر استعمال کرے تو وہ کائنات میں جھانک سکتا ہے اور اگر اس کے کان، آنکھ اور دل بس ظاہری دنیا میں اٹک کر رہ جائیں تو وہ اندھا بہرا اور گونگا بن کے حیوانی سطح پر آ جاتا ہے

گاہ میری نگاہِ تیز چیر گئی دلِ وجود گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں (اقبال)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ - اور اللہ ہی نے بنایا ہے تمہارے لیے

مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا - تمہارے گھروں کو جائے سکون

وَّجَعَلَ لَكُمْ - اور بنائے ہیں اسی نے تمہارے لیے

مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ - چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر

جُلُوْد ، جِلْدٌ کی جمع

بُيُوْتًا - کچھ گھر

تَسْتَخِفُّوْنَهَا - تم لوگ ہلکا پاتے ہو جن کو

(خ ف ف) اِسْتَخَفَّ يَسْتَخِفُّ ، اِسْتِخْفَافٌ : ہلکا سمجھنا (X)

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ - اپنے سفر کرنے کے دن اور قیام کرنے کے دن

ظَعَنَ يَظعَن ، ظَعْنًا : سفر کرنا، کوچ کرنا

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ - اور قیام کرنے کے دن

اِقَامت: قیام

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ سَکَنًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُیُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَہَا یَوۡمَ ظَعۡنِکُمۡ وَ یَوۡمَ اِقَامَتِکُمۡ ۙ وَ مِنۡ اَصۡوَافِہَا وَ اَوۡبَارِہَا وَ اَشۡعَارِہَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۸۰﴾

وَ مِنۡ اَصۡوَافِہَا - اور ان کے اُونوں سے

اَصْوَافِ ، صَوْفٌ کی جمع (اُون، جیسے بھیڑ کے بال)- wool

وَ اَوۡبَارِہَا - اور ان کی پشموں سے

اَوْبَارِ ، وُبْرٌ کی جمع (پشم- جیسے اونٹ کے بال) - Fur

وَ اَشۡعَارِہَاۤ - اور ان کے بالوں سے، سامان

اَشْعَارِ ، شَعْرٌ کی جمع (بال، جیسے بکری کے) - Hair

اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا - سامان اور اور کچھ برتنے کی چیزیں

اَثَاث – گھر کا سامان، مال واسباب، اثاثہ جات (اس کا جمع نہیں آتا) وہ سامان جو گھر میں پڑا رہتا ہے اور کبھی کبھار استعمال ہوتا ہے

مَتَاع : فائدہ اٹھانے کی چیز(روزمرہ استعمال کا سامان، جیسے برتن، چارپائی وغیرہ)

اِلٰی حِیۡنٍ - ایک وقت مقرر تک

حِیْن :ایک وقت، ایک مدت(Time adverb)

" لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ هَذَا الدِّينَ، بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللهُ بِهِ الإِسْلَامَ، وَذُلًّا يُذِلُّ اللهُ بِهِ الكُفْرَ" [مسند أحمد – 16957] : یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے اور اللہ کوئی گارے کا بنا ہوا گھر یا پشم سے بنا ہوا (خیمہ) ایسا نہیں چھوڑے گا جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے ذلت قبول کر لی جائے؛ عزت وہ ہوگی جو اللہ اسلام کے ذریعے عطا کرے گا اور ذلت وہ ہوگی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کر دے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے مکان پیدا کیے جنہیں تم سفر اور قیام، دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو اُس نے جانوروں کے صوف اور اون اور بالوں سے تمہارے لیے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں

Allah has made your houses a repose, and has provided you with the skins of the cattle for your habitation which are light to handle both when you travel and when you camp; and out of their wool and their fur and their hair He has given you furnishings and goods for use over a period of time.

محمد اقبال

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾

انسان کے لیے اللہ کا فیضانِ ربوبیت

- یہاں پر اللہ کی ان نعمتوں کا ذکر جو بظاہر عام سی چیزیں ہیں جن کو انسان عام طور وہ اہمیت نہیں دیتا (Takes for granted) لیکن ان میں ایک ایک چیز اپنے اندر افادیت کا جو پہلو رکھتی ہے اس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ چھن جاتی ہے۔
- گھر کے سکون کی نعمت کا ذکر۔ انسان اگرچہ گھر کو اپنی بنیادی ضرورت سمجھتا ہے لیکن چونکہ عام طور پر یہ سہولت اور یہ ضرورت میسر رہتی ہے تو کوئی اس کا ذکر تک نہیں کرتا۔ لیکن اس کی قدر ان سے پوچھئے جن کا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا
- پھر جانوروں کی کھالوں کو خیمے بنانے کے لیے موزوں بنایا، جن سے انسان خیمے بناتا ہے جو ہلکے ہونے کی وجہ سے انسانوں کے سفر میں کارآمد ہیں، پھر ان جانوروں کی اون اور ان کے بالوں سے انسان اپنا دوسرا سامان اور ضرورت کی چیزیں تیار کرتا ہے
- (اللہ نے بھیڑوں سے صوف پیدا کیا، اونٹوں کی کھالوں پر اُون اگایا جن سے انسان مختلف قسم کے کپڑے بناتا ہے)
- انسان کے تمدنی ارتقاء میں ان چیزوں کی اہمیت کا اندازہ کیجئے۔ بدویت کا وہ زمانہ جب عرب میں تمدن نے خاطر خواہ ترقی نہیں کی تھی کس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کے لیے آسان کر دیا تھا۔ انھیں محدود سطح پر زندگی کی وہ تمام سہولتیں میسر تھیں جو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں لیکن اس کے لیے انھیں دور دراز ملکوں میں سفر کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اپنے جانوروں ہی سے وہ ضرورتیں پوری ہو جاتی تھیں اور یہی وہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا یہاں ذکر فرمایا جا رہا ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ - اور اللہ ہی نے بنائے ہیں تمہارے لیے

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا - اس میں سے جو اس نے پیدا فرمائے سایے

وَّجَعَلَ لَكُمْ - اور اس نے بنائے تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا - پہاڑوں میں سے کچھ غار

اَكْنَان: غاریں، چھپنے کی جگہ، پناہ گاہیں | كِنٌّ کی جمع

كَنَّ يَكُنُّ ، كُنُوناً پوشیدہ ہونا، چھپ جانا

مَكْنُون : چھپا ہوا

وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ - اور اس نے بنائے تمہارے لیے کچھ کُرتے

سَرَابِيْل ، سِرْبَالٌ قمیص، کرتا

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ - جو بچاتا ہے تم کو گرمی سے

وَقٰى يَقِىْ ، وِقَايَةٌ :بچانا، محفوظ رکھنا | حَرّ : گرمی

وَسَرَابِيْلَ - اور وہ لباس بھی (جو)

تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ - حفاظت کرتا ہے تمہاری لڑائی کی حالت میں

بَاْسَ : سختی، جنگ کی شدت، لڑائی

كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾

كَذٰلِكَ - اسی طرح

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ - تکمیل کرتا ہے وہ اپنی نعمتوں کی تم پر

اَتَمَّ يُتِمُّ ، اِتْمَامٌ : پورا کرنا (IV)

اردو میں : تمام، اتمام، تام، تمت

لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ - شاید کہ تم فرماں بر داری کرو

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا - پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيٌ : منہ موڑنا، پھر جانا (V)

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ - تمہارے ذمہ تو کھول کھول کر پیغام پہنچانا ہے

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ - پہچانتے ہیں یہ اللہ کی نعمت (احسان) کو

ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا - پھر انکار کرتے ہیں اس کا

اَنْكَرَ يُنْكِرُ ، اِنْكَارًا : انکار کرنا (IV)

وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ - اور اکثر لوگ ان میں سے ناشکر گزار ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَكۡنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ سَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمُ الۡحَرَّ وَسَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمۡ بَاۡسَكُمۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ
نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۲﴾ يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

اس نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمہارے لیے سائے کا انتظام کیا، پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں، اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ دوسری پوشاکیں جو آپس کی جنگ میں تمہاری حفاظت کرتی ہیں اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے شاید کہ تم فرماں بردار بنو

اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے محمدؐ، تم پر صاف صاف پیغام حق پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے. یہ اللہ کے احسان کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور اِن میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں

And Allah has provided shade for you out of some of the things He has created; and He has provided you with shelters in the mountains, and has given you coats that protect you from heat as well as coats that protect you in battle. Thus does He complete His favor upon you that you may submit to Him. But if they turn away, your only duty is to clearly deliver the message of the truth. They are aware of the favors of Allah, and yet refuse to acknowledge them. Most of them are determined not to accept the Truth.

محمد اقبال

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَکۡنَانًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمُ الۡحَرَّ وَ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمۡ بَاۡسَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

مزید نعمتوں کا ذکر

- سائے: مجموعی طور پر ایک اہم نعمت کا عنوان ہیں (چھت کا ہو، درخت ہو یا پہاڑ کا)، انسان کو جس طرح زندگی میں روشنی کی ضرورت ہے اسی طرح اسے سائے کی بھی احتیاج ہے اس لیے کہ روشنی اگر ایک ہی طرح چمکتی رہے تو زندگی ناممکن ہو جائے
- پہاڑی پناہ گاہوں کی نعمت کا تذکرہ۔ عرب کی نہایت سادہ فطری اور تمدن سے بیگانہ زندگی میں جن نعمتوں کی بڑی قدر تھی ان میں ایک پہاڑ اور اس میں پائی جانے والی پناہ گاہیں بھی تھیں، جن وہ سردی و گرمی سے بچ کر قیام کیا کرتے تھے (غاروں میں انسانی قیام اور اس کی بقاء میں غاروں کی اہمیت Anthropology اور Paleoanthropology میں باقاعدہ ایک شعبۂ علم ہے)
- لباس کی نعمت- لباس صرف گرمی اور سردی میں انسان کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ یہ انسان کے وقار کا بھی باعث ہے اور جسم انسانی کو بہت سے خطرات سے بچائے رکھتا ہے۔ جنگ کی ہول ناکی میں تلوار کی کاٹ کو روکتا ہے (زرہ بند قسم کے لباس)
- نعمتوں کی تکمیل - اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی ضروریات کا پوری جزرسی کے ساتھ، ایک ایک ضرورت کو پورا کرنے کا انتظام فرمایا ہے اور یوں اس پہلو میں نعمت کا اتمام فرمایا
- ان نعمتوں (اور ان کے اتمام) کے ذکر سے انسان کی توجہ اس طرف دلائی گئی کہ جب ان چیزوں میں سے بھی کوئی چیز ایسی نہیں جس کو تم خدا کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کر سکو تو خدا کے سوا تم دوسروں کو کیوں پوجتے ہو، آخر وہ کس مرض کی دوا ہیں؟ پھر تو تمہیں بالکلیہ اپنے آپ کو خدا ہی کے حوالے کرنا چاہیے اور اس ہی کا ہو کر رہ جانا چاہیے جس نے تمہاری چھوٹی چھوٹی ضروریات تک کا اہتمام کیا

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۲﴾ يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَ اَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

نعمتوں کے اتمام کے باوجود رو گردانی !

- انسانی زندگی کے ہر شعبے میں نعمتوں کا اتمام و اکمال کے باوجود کفر و شرک پہ اصرار (ان نعمتوں اور اس کے عطا کرنے والے کا انکار)۔ اس پر آپ ﷺ کو تسلی کہ اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں ۔ آپؐ کے ذمے صرف یہ کام ہے کہ آپ ﷺ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچادیں اور اس طرح پہنچادیں کہ کوئی بات ان کے لیے نہ مخفی رہے اور نہ مبہم رہے۔
- یہ ایک انسانی رویے کا بیان بھی ہے۔ کائنات کا مطالعہ کرتے وقت، اللہ کی بے شمار نعمتوں پر غور کرتے ہوئے انسان کا ذہن خالق کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کو محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ حیرت ناک چیزیں نہ تو اپنے آپ بن گئی ہیں اور نہ مفروضہ معبودوں نے ان کو بنایا ہے۔ ان کا بنانے والا یقینا خدائے بزرگ و برتر ہے۔

مگر خدا کو ماننا لازمی طور پر آدمی کی اپنی زندگی میں تبدیلی کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ آدمی سے اس کی آزادی چھین لیتا ہے۔ اس لیے آدمی پر جب یہ تجربہ گزرتا ہے تو وقتی تاثر کے بعد وہ اپنے ذہن کو اس طرف سے ہٹا دیتا ہے۔ وہ خدا کو پا کر بھی خدا کو چھوڑ دیتا ہے

- عملی انکار: مشرکین مکہ بھی اس بات کو تسلیم کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے کہ یہ سارے احسانات اللہ نے ان پر کیے ہیں، مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ نے یہ احسانات ان کے بزرگوں اور دیوتاؤں کی مداخلت سے کیے ہیں، اور اسی بنا پر وہ ان احسانات کا شکریہ اللہ کے ساتھ، بلکہ کچھ اللہ سے بڑھ کر ان متوسط ہستیوں کا ادا کرتے تھے (عملی زندگی میں انہی سے مدد مانگتے، نذریں مانتے اور پوجا پاٹ کرتے) اسی حرکت کو اللہ تعالیٰ نے انکارِ نعمت، احسان فراموشی اور کفران سے تعبیر کیا ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 11 - آیات 75 تا 83

اللہ کی نعمتوں کے فراوانی کے ذکر سے توحید اور آخرت کا اثبات - تردید شرک کے دلائل

- اللہ اور گھڑے ہوئے معبودوں کا فرق ، اختیار اور بے اختیاری کے اعتبار سے اور ان کے نطق، خود انحصاری، حکمت اور عدل کی صفات کے حساب سے، دو تمثیلوں سے واضح کیا گیا ہے (توحید اور شرک کے فرق کو مبرہن کر دیا)
- انسانی ادراک اور شناخت کے اہم ترین ذرائع (سماعت ، بصارت اور قلب) کے ذکر سے، توحید کے اثبات اور اللہ تعالیٰ کے آثار و آیات کی طرف توجہ
- زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانینِ توازن و استحکام (فضائے آسمانی پرندوں کی پرواز کے لیے مسخر)
- انسان کے لیے اللہ کی تخلیق کردہ نعمتوں (مسکن، سائے، پہاڑوں میں پناہ گاہیں ، گرمی ، سردی اور جنگ سے بچنے کے لیے لباس) کی اہمیت کا ذکر- کہ وہ اللہ کو خالق مان کر اس کا مسلم اور مطیع فرمان بن جائے
- انسانوں کو نعمتیں عطا کرنے کا فلسفہ و مقصد پروردگار کی شکر گزاری
- اللہ کی نعمتوں کی شناخت کے باوجود، اپنے طرزِ عمل سے ان کا انکار۔ اللہ کی ناشکری اور کفران ہے